گناہوں کے دینی، دنیوی اور اخروی نقصانات پر مشتمل

وصی اللہ سدھارتھ نگری

معلم شعبہ تحفظ سنت دار العلوم دیوبند

نَضَّرَ اللّٰهُ امرءً ا سمِعَ مِنّا حديثًا فحفِظَهُ حتّٰى يُبلِّغَهُ۔ (ابوداؤد)

گناہوں کے دینی، دنیوی

اور اخروی نقصانات پر مشتمل

وصی اللہ سدھارتھ نگری

متعلم شعبہ تحفظ سنت دارالعلوم دیوبند

ناشر

لجنۃ المؤلفین دیوبند

﴿تفصیلات﴾

نام کتاب: گناہوں کے دینی، دنیوی اور اخروی نقصانات پر مشتمل چہل حدیث

مرتب: وصی اللہ سدھارتھ نگری 9761000929

باہتمام: حامد اختر شیروانی 9058145725

صفحات: ۴۸

کمپوزنگ: محمد مستقیم سالک قاسمی مدہوبنی

قیمت:

ناشر: لجنۃ المؤلفین دیوبند

﴿ملنے کے پتے﴾

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند	زم زم بک ڈپو دیوبند
سنابل کتاب گھر دیوبند	مکتبہ مدنیہ دیوبند
اعزازیہ بک ڈپو دیوبند	فیصل پبلیکیشنز دیوبند

عبدالسلام خان قاسمی ۱۷۹ کتاب مارکیٹ بھنڈی بازار ممبئی

مکتبہ شیخ الاسلام، ممبرا تھانہ — مرحبا بک ڈپو، بلوہا بازار سدھارتھ نگر

فہرست مضامین

☆	عرض حال	۵
☆	دنیا کی حقیقت	۸
☆	موت کی حقیقت	۹
☆	گناہوں پر دنیا میں مؤاخذہ	۹
☆	گناہوں پر قبر میں مؤاخذہ	۱۱
☆	گناہوں پر آخرت میں مؤاخذہ	۱۲
☆	اتباعِ سنت کی اہمیت	۱۳
☆	اتباعِ ہویٰ کی مذمت	۱۴
☆	قرآن کریم سے دوری اور اس کے نقصانات	۱۵
☆	کثرتِ اموات: اسباب و وجوہات	۱۶
☆	نفاق کی علامتیں	۱۸
☆	گالم گلوچ اور فحش کلامی	۱۹
☆	سود کی قباحت	۱۹
☆	شراب نوشی	۲۰

☆	تکبر کی قباحت	۲۱
☆	تواضع کی فضیلت	۲۲
☆	جھوٹ بولنا	۲۳
☆	سچ بولنا	۲۴
☆	غیبت اور چغل خوری کی قباحت	۲۵
☆	تقویٰ کی اہمیت	۲۶
☆	توبہ واستغفار کی اہمیت	۲۷
☆	گناہوں کی وجہ سے دنیا کے نقصانات	۲۸
☆	عبادت اور نیکی کی وجہ سے دنیا کے فوائد	۲۹
☆	قرآن کریم میں جنت کی نعمتوں کا مختصر حال	۳۰
☆	احادیثِ طیبہ میں جنت کا بیان	۳۳
☆	قرآن کریم میں جہنم کا ذکر	۳۵
☆	احادیث شریفہ میں جہنم کی ہولناکیوں کا بیان	۳۷
☆	شاہد قدرت	۴۱

عرضِ حال

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم . اما بعد!

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (سورہ الحجر)

قرآن و حدیث انسانی زندگی کی سرسبزی و شادابی کا سامان فراہم کرتے ہیں، یہ دونوں وہ سرچشمۂ حیات ہیں جن سے دینوی و اخروی زندگی کی کھیتیاں لہلہا اٹھتی ہیں، اسی لئے خالق کائنات نے دونوں پر عمل درآمدگی کو نجات کا ضامن بتلایا ہے اور دونوں سے اعراض و روگردانی کو خسران کا باعث قرار دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ پوری اسلامی تاریخ میں ان دونوں کے حفظ و حفاظت پر مر مٹنے کو جتنی سعادت سمجھا گیا، اتنا کسی اور چیز پر نہیں، جس طرح قرآن کی تفسیر و تشریح، اس کے نکات کی وضاحت اور اسرار پر واقفیت حاصل کرنے والوں کا شمار نہیں اسی طرح احادیث نبویہ کا معاملہ بھی ہے، احادیث کی تشریح اور اس سے استنباط مسائل میں دلچسپی لینے والوں کی طرح حفظ حدیث بھی محدثین کی توجہ کا مرکز رہا ہے، اس فہرست میں حضرت امام مالک و ابو حنیفہ، احمد و شافعی، بخاری و مسلم، ترمذی و ابن ماجہ اور ابوداؤد رحمہم اللہ کے نام بہت نمایاں ہیں اور کیوں نہ ہو جبکہ فرمانِ نبوی: نضر اللّٰہ امرءً سمع منا حدیثا فحفظہ حتی یبلغہ (۱)

ابوداؤد شریف رقم الحدیث ۳۱۷۵

ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔

زیرِ نظر چہل حدیث کا یہ مجموعہ بھی اسی فہرست میں شامل ہونے کی ایک ادنیٰ سی کوشش سے عبارت ہے، جس کا محرک مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند میں قائم طلبۂ دارالعلوم کی مقبول ومحبوب، تقریری وتحریری انجمن ''بزم شیخ الاسلام مدنی دارالمطالعہ'' ہے، یہ انجمن بطل حریت، مجاہد جلیل، شیخ الاسلام حضرت مولانا وسید حسین احمد مدنی علیہ الرحمہ کے ایماء پر ۱۳٦۷ھ مطابق ۱۹۴۷ء میں قائم کی گئی تھی، تقریری وتحریری سرگرمیوں کے پہلو بہ پہلو وقت اور زمانے کے بڑھتے ہوئے دائرۂ کار کے پیش نظر، باہمی مشورہ سے حسبِ مصلحت اس کی سرگرمیوں میں کچھ نہ کچھ اضافہ ہوتا رہتا ہے، سالِ رواں اس سلسلہ میں مزید اضافہ کرتے ہوئے تقریری وتحریری موضوعات کی نوعیت میں یہ تبدیلی لائی گئی کہ موضوعات کو خالص علمی وتحقیقی رکھنے کے بجائے معاشرے میں رائج روحانی امراض، گناہوں کی کثرت، اس کے نقصانات اور پھر اس کے علاج کو بھی موضوعِ بحث بنایا جائے، چنانچہ حسبِ مشورہ اس منصوبہ پر عمل درآمدگی کی ایک کڑی گناہوں کے دینی، دنیوی اور اخروی نقصانات پر مشتمل چہل حدیث کے ایک مجموعہ کی ترتیب بھی قرار پائی، نیز یہ بھی طے ہوا کہ شرکاء بزمِ شیخ الاسلام کے مابین اس کے حفظ کو مسابقہ کی شکل دی جائے تاکہ رفتہ رفتہ یہ جذبہ پروان چڑھے اور اصلاحِ معاشرہ کا ایک اہم فریضہ انجام دیا جاسکے۔

اس اہم موقعہ پر حضرت شیخ الاسلامؒ کی روح کے لئے دعاء گو ہوں کہ

اللہ آپ کے بلند درجات میں ترقی عطا فرمائے اور ہم منتسبین وخدام انجمن کو، آپ کے افکار کو بشکلِ صحیح عملی جامہ پہنانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ نیز انجمن ہذا کے سرپرستان حضرت مولانا سید محمد ارشد مدنی صاحب وحضرت مولانا وقاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوری وحضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوری، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی دامت برکاتہم العالیہ کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت آپ سب کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے، دعاء ہے کہ یہ مجموعہ اپنے مقصد میں بارآور ہو اور بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبول سے سرفراز ہو۔ آمین

اللّٰهم اجعل عملي كلّه صالحًا، واجعله كلّه لوجهك خالصًا، ولا تجعل لغيرك فيه شيئًا.

وصی اللہ سدھارتھ نگری
منتظم شعبۂ تحفظ سنت
ورکن مدنی دارالمطالعہ، طلبۂ دارالعلوم دیوبند
۱۴۳۸/۳/۲۱ھ مطابق ۲۰۱۶/۱۲/۲۱ء
بروز چہار شنبہ ۷ ربجے شب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا کی حقیقت

(۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ(۱).

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا (کی حقیقت) اگر اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتے۔

(۲) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَا تَرْجِعُ.(۲)

ترجمہ: حضرت مستورد ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخرت کے مقابلے میں دنیا (کی حقیقت) بس ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈالے تو چاہیے کہ دیکھے کہ انگلی کیا (پانی کا کتنا حصہ) لے کر واپس ہوتی ہے۔

---

(۱) ترمذی شریف، باب ماجاء في هوان الدنيا على الله، أبواب الزهد: ۵۸/۲. (۲) ترمذی شریف: باب منه (باب ماجاء في هوان الدنيا على الله) أبواب الزهد: ۵۸/۲.

موت کی حقیقت

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز یعنی موت کو بکثرت یاد کیا کرو!

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَايَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ، إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَايَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا.(۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نہ تو موت کی تمنا کرے اور نہ ہی اس کی دعا کرے، جب کوئی شخص مرتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے، اور مومن کی عمر تو خیر ہی میں اضافہ کرتی ہے۔

گناہوں پر دنیا میں مؤاخذہ

(۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

(۱) ترمذی شریف: باب ماجاء في ذكر الموت، أبواب الزهد: ۲/۵۷.(۲) مسلم شریف: باب كراهة تمني الموت، كتاب الذكر والدعاء والتوبة: ۲/۳۴۲.

اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَکُوْنُ فِي هٰذِہِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَتٰی ذٰلِکَ، قَالَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْقِیَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ.(۱)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں پتھروں کی بارش، صورتیں مسخ ہونے اور زمین میں دھنسنے کے واقعات رونما ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا، یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب باجوں اور گانے والی عورتوں کا عام رواج ہوجائے گا اور کثرت سے شراب پی جانے لگی۔

(۲) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَایَزِیْدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ، وَلَایَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُهُ.(۲)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر میں صرف نیکی ہی اضافہ کرسکتی ہے اور تقدیر کو صرف دعا ہی ٹال سکتی ہے، اور بے شک انسان اپنے گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔

(۱) ترمذی شریف: باب ماجاء في علامة حلول المسخ والخسف، کتاب الفتن: ۴۵/۲.(۲) سنن ابن ماجه: باب العقوبات، کتاب الفتن: ۲۹۰.

گناہوں پر قبر میں مؤاخذہ

(۱) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَآءَ تْ تَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُوْرِهِمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِذًا مِنْ ذٰلِكَ.[۱]

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ ان کے پاس بھیک مانگنے کے لیے آئی (انھوں نے کچھ خیرات دی) تو اُس یہودیہ نے دعا دی: ''اللہ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے'' پھر حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ (یعنی عذاب ہوگا)۔

(۲) عَنْ هَانِئٍ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِذَا وَقَفَ عَلىٰ قَبْرٍ يَبْكِيْ حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيْلَ لَهُ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَاتَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا، قَالَ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ، قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۱) بخاری شریف، باب التعوذ من عذاب القبر في الكسوف، أبواب الكسوف: ۱/۱۴۳.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَارَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ.(١)

ترجمہ: حضرت ہانی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو رونے لگتے، یہاں تک کہ آپؓ کی داڑھی تر ہوجاتی، تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ جنت وجہنم کے تذکرے کے وقت تو آپ نہیں روتے اور اس کی وجہ سے روتے ہیں، تو آپ نے فرمایا: قبر آخرت کی پہلی منزل ہے پس اگر اس سے نجات مل گئی تو بعد کی منزلیں اور آسان ہوں گی، اور اگر اس میں کامیابی نہ ملی تو بعد کی منزلیں اور سخت ہوں گی، پھر آپ نے مزید فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے قبر سے زیادہ کوئی دہشت ناک منظر نہیں دیکھا۔

گناہوں پر آخرت میں مواخذہ

(١) عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ، فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا، قَالَ وَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى فِيْهِ.(١)

(١) سنن ابن ماجه: باب ذكر القبر والبلى، أبواب الزهد: ٣١٥.

ترجمہ: حضرت مقداد بن اسودؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سورج کو مخلوق سے اتنا قریب کردیا جائے گا کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا چناں چہ لوگ اپنے اعمال (گناہوں) کے بقدر پسینے میں ہوں گے، اُن میں سے کسی کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا اور کسی کا گھٹنوں تک، اور کوئی کمر بھر پسینے میں ہوگا، اور کسی کو پسینے کی لگام ہوگی (راوی کا کہنا ہے کہ) یہ بات کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

(۲)عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ، قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ ، قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ دوزخ میں صرف بد بخت انسان داخل ہوگا، پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! بد بخت انسان کون ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: جو اللہ کی رضا کے لئے عمل نہ کرے۔

اتباعِ سنت کی اہمیت

(۱) إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ إِعْلَمْ ! قَالَ مَا أَعْلَمُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ إِنَّهُ مَنْ أَحْيٰ سُنَّةً مِّنْ

(۱) مسلم شريف: باب في صفة يوم القيامة، كتاب الجنة وصفة نعيمها: ۳۸۳/۲.(۲) مشكوة شريف، باب صفة النار وأهلها ص/۵۰۵.

سُنَّتِيْ قَدْ أُمِيْتَتْ بَعْدِيْ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئاً.(۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارثؓ سے ارشاد فرمایا کہ جان لو! تو انھوں نے فرمایا: کیا چیز جان لوں؟ اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جس پر عمل کو میرے بعد ترک کر دیا گیا تھا اس شخص کو اس سنت پر عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا، اُن (عمل کرنے والوں) کے اجر میں کسی کمی کے بغیر۔

(۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِيْ فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میری سنت پر عمل کیا، میری امت میں فساد (جہالت اور بدعت کے غلبہ) کے وقت، تو اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

اتباعِ ہویٰ کی مذمت

(۱) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(۱) ترمذی شریف، باب الأخذ بالسنة واجتناب البدعة: ۲/۹۶. (۲) البیهقی، کتاب الزهد. مشکوۃ شریف، باب الاعتصام بالکتاب والسنة: ۳۰.

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ.(۱)

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عقل مند ہے وہ شخص جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور موت کے بعد کی تیاری کی، اور عاجز و درماندہ ہے وہ شخص جس نے اپنے نفس کو اپنی خواہشات کے تابع کر لیا اور اللہ سے امید باندھی۔

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَايُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَاجِئْتُ بِهِ.(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا؛ جب تک کہ اس کی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے مطابق نہ ہو جائے۔

قرآن کریم سے دوری اور اس کے نقصانات

(۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَلَا إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَاالْمَخْرَجُ مِنْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ نَبَأُ مَاقَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَابَيْنَكُمْ، هُوَ الْفَصْلُ، لَيْسَ بِالْهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ

(۱) ترمذی شریف، باب، ابواب صفة القيمة: ۲/۲.(۲) مشكوة شريف، باب الاعتصام بالكتاب والسنة ص/ ۳۰.

قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِيْ غَيْرِهٖ أَضَلَّهُ اللّٰهُ، وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ. (۱)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سن لو! عنقریب فتنہ واقع ہوگا، تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اُس سے نکلنے کا کیا راستہ ہوگا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتاب اللہ! اُس میں تم سے پہلے اور تمہارے بعد کی خبریں ہیں اور تمہارے معاملات کے فیصلے ہیں، وہی حَکَم ہے، کتاب اللہ کوئی مذاق کی چیز نہیں، جو اس کو غرور میں پسِ پشت ڈالے گا، اللہ اس کو ہلاک کر دیں گے، اور جو کسی اور چیز میں ہدایت تلاش کرے گا اللہ اس کو گمراہ کر دیں گے، وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔

(۲) عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. (۲)

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے۔

کثرتِ اموات: اسباب و وجوہات

(۱) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ قَطُّ إِلَّا كَانَ الْقَتْلُ بَيْنَهُمْ،

(۱) ترمذی شریف، باب ماجاء في فضل القرآن، أبواب فضائل القرآن: ۱۱۸/۲.
(۲) بخاري شريف، باب خير كم من تعلم القرآن وعلمه، كتاب فضائل القرآن: ۷۵۲/۲.

وَمَاظَهَرَت فَاحِشَةٌ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ.(۱)

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اُن میں باہمی قتال کا رواج ہوجاتا ہے اور جس کسی قوم میں بے حیائی عام ہوجاتی ہے اللہ اس پر موت (کا عذاب) مسلط کردیتے ہیں۔

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: مَاظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا أُلْقِيَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ، وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتَ.(۲)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ: جس قوم میں خیانت عام ہوجاتی ہے، اُن کے دلوں میں (دشمن کا) رعب ڈال دیا جاتا ہے اور جس قوم میں زنا عام ہوتا ہے اس میں اموات کی کثرت ہوجاتی ہے۔

نفاق کی علامتیں

(۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ، إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا

(۱) مستدرک حاکم: ۲/۱۶۲. (۲) الموطأ للإمام مالک، باب ماجاء في الغلول، كتاب الجهاد.

اؤْتُمِنَ خَانَ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کی علامت تین چیزیں ہیں (۱) جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (۳) جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا، إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں جس کے اندر ہوں گی وہ خالص (پکا) منافق ہوگا، اور جس کے اندر اُن (چاروں) میں سے کوئی ایک عادت ہوگی اس کے اندر نفاق کی ایک عادت ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ اس کو ترک کر دے (۱) جب (اس کے پاس) امانت رکھی جائے تو خیانت کرے (۲) جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب وعدہ کرے تو دھوکہ دے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو بدکلامی کرے۔

(۱) مسلم شریف، باب خصال المنافق، كتاب الإيمان: ۱/۵۶. (۲) بخاري شريف، باب علامة المنافق، كتاب الإيمان: ۱/۱۰.

گالم گلوچ اور فحش کلامی

(۱) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیاء اور کم گفتگو (کرنا) ایمان کے دو شعبے ہیں، اور فحش کلامی اور زیادہ گفتگو نفاق کے دو شعبے ہیں۔

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا گالی دینا فسق (اللہ کی اطاعت سے نکلنا) ہے اور اس کا قتل کرنا (حلال سمجھتے ہوئے) کفر ہے۔

سود کی قباحت

(۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۱) ترمذی، باب ما جاء في العِيِّ، أبواب البر والصلة: ۲/۲۴. (۲) بخاري شريف، باب ما ينهى من السّباب واللعن، كتاب الأدب: ۲/۸۹۳.

وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ.(۱)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود (کے معاملات) لکھنے والے اور سود کی گواہی دینے والوں پر لعنت بھیجی ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ یہ سب (گناہ) میں یکساں ہیں۔

(۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا(۲)، أَيْسَرُهَا أَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهٗ.(۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سود کے ستر وبال ہیں اور ان میں سب سے معمولی وبال یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے نکاح کرے۔

شراب نوشی

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ

(۱) مسلم شریف، كتاب الربا: ۲/ ۲۷. (۲) گناہ، وبال۔ (۳) سنن ابن ماجه، أبواب التجارات، باب التغليظ في الربا: ۱۶۴.

يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ.(١)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں شراب پی، پھر توبہ نہیں کیا تو آخرت میں اس کو (جنت کے شراب) سے محروم کر دیا جائے گا۔

(٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَشَارِبَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ، وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا، وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ.(٢)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سلسلے میں دس لوگوں پر لعنت بھیجی ہے، (١) شراب کشید کرنے والے پر (٢) شراب کشید کروانے والے پر (٣) پینے والے پر (٤) اٹھانے والے پر (٥) جس کے لیے اٹھائی جائے (٦) پلانے والے پر (٧) بیچنے والے پر (٨) اس کی قیمت کھانے والے پر (٩) خریدنے والے پر (١٠) جس کے لیے خریدی جائے۔

تکبر کی قباحت

(١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

---

(١) صحیح البخاری: ٢/٨٣٦، رقم الحدیث: ٥١٣٧. (٢) ترمذی شریف، باب النهي أن يتخذ الخمر خلا.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِيْ، فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيْتُهُ فِي النَّارِ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے، پس اگر کوئی اِن دونوں میں سے کسی ایک کے سلسلے میں مجھ سے جھگڑے گا تو میں اس کو دوزخ میں ڈال دوں گا۔

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ.(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔

تواضع کی فضیلت

(۱) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ أَوْحىٰ إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَايَبْغِي أَحَدٌ

(۱) سنن ابن ماجه، باب البراءة من الكبر والتواضع: ۳۰۸.(۲) مسلم شريف، باب تحريم الكبر وبيانه، كتاب الإيمان: ۱/ ۶۵.

عَلٰی أَحَدٍ وَلَا یَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰی أَحَدٍ.(۱)

ترجمہ: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ نے میرے اوپر یہ وحی کی ہے کہ تواضع اختیار کرو! تاکہ کوئی کسی پر ظلم نہ کرے، اور کوئی کسی پر اظہار فخر نہ کرے۔

(۲) عَنْ أَبِي هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَمَازَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.(۲)

ترجمہ: صدقہ، مال میں کمی نہیں کرتا ہے، اللہ تعالیٰ معافی کی وجہ سے بندے کی عزت ہی میں اضافہ کرتے ہیں، اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ اُس کو بلند کرتے ہیں۔

جھوٹ بولنا

(۱) عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ بَهْزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: وَیْلٌ لِلَّذِي یُحَدِّثُ فَیَکْذِبُ، لِیُضْحِکَ بِهِ الْقَوْمَ، وَیْلٌ لَهُ، وَیْلٌ لَهُ.(۱)

ترجمہ: حضرت معاویہ بن بہز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہلاکت ہے اس شخص کے

(۱) ابوداؤد، کتاب الأدب، باب في التواضع: ۶۷۱/۲. (۲) مسلم شریف، باب استحباب العفو والتواضع، کتاب البر والصلة: ۳۲۱/۲.

لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، ہلاکت ہے اس کے لیے، ہلاکت ہے اس کے لیے۔

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَإِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا.(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹ سے بچو! کیوں کہ جھوٹ بدکاری کا راستہ ہموار کرتا ہے، اور بدکاری جہنم تک لے جاتی ہے اور انسان جھوٹ بولتا ہے اور خوب جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

سچ بولنا

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يَكُوْنَ صِدِّيْقًا.(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچ بولنا، نیکی کا راستہ ہموار کرتا ہے اور نیکی جنت تک

(۱) أبوداؤد شريف، باب في التشديد في الكذب، كتاب الأدب: ۲/۶۸۱. (۲) أبوداؤد شريف، أيضًا:

لے جاتی ہے اور انسان سچ بولتا ہے، یہاں تک کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے۔

(۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ الْكِذْبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ قَصْرٌ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ. (۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے جھوٹ کو چھوڑ دیا (سچ بولا) جب کہ وہ باطل تھا تو اس کے لیے جنت کے پاس ایک محل بنایا جائے گا۔

غیبت اور چغل خوری کی قباحت

(۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ" قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ "ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ" قِيْلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيْ أَخِيْ مَا أَقُوْلُ، قَالَ إِنْ كَانَ فِيْهِ مَاتَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے، غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہؓ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا ایسے انداز میں تذکرہ کرنا جس کو وہ ناپسند کرتا ہو، پوچھا گیا: کیا خیال

(۱) بخاري شريف، باب قول اللّٰهِ واتقوا اللّٰه وكونوا مع الصادقين. كتاب الأدب: ۲/ ۹۰۰. (۲) سنن ابن ماجه، باب اجتناب البدع والجدل: ۲.

ہے، اگر میرے بھائی میں وہ چیز موجود ہو، جو میں کہہ رہا ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس میں وہ چیز موجود ہے جو تم کہہ رہے ہو تبھی تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اُس میں وہ چیز موجود نہ ہو، تب تو تم نے اس پر بہتان لگا دیا۔

(۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلىٰ قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ، أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَايَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ". (۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو قبروں کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِن دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہے، بہ ہر حال یہ (اشارہ کر کے) تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا، اور رہا یہ تو چغلی کیا کرتا تھا۔

تقویٰ کی اہمیت

(۱) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ، قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ مجھ سے

(۱) مسلم شريف، باب تحريم الغيبة، كتاب البر والصلة والأدب: ۳۲۲/۲. (۲) صحيح البخاري، باب تحريم الغيبة، كتاب الأدب: ۸۹۴/۲.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جہاں بھی رہو، اللہ سے ڈرو! اور برائی کے بعد نیکی کرلیا کرو! کیوں کہ نیکی برائی کو مٹا دیتی ہے، اور لوگوں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آؤ۔

(۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ قَالَ: "التَّقْوٰى" وَحُسْنُ الْخُلُقِ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سی چیز سب سے زیادہ (لوگوں کو) جنت میں داخل کرے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تقویٰ" اور حسن اخلاق۔

توبہ و استغفار کی اہمیت

(۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا.(۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی شخص کی توبہ سے، اللہ اس سے کہیں زیادہ خوش ہوتے ہیں جتنا تم میں سے کوئی شخص اپنے گم شدہ سامان کو پاکر خوش

(۱) ترمذی شریف، باب ماجاء في معاشرة الناس، كتاب البر والصلة: ۱۹/۲.
(۲) سنن ابن ماجه، باب ذكر الذنوب، أبواب الزهد: ۳۱۳.

ہوتا ہے۔

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مغرب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے جو شخص توبہ کرے گا، اللہ اس کی توبہ قبول کریں گے۔

گناہوں کی وجہ سے دنیا کے نقصانات

- ☆ علم سے محروم رہنا۔
- ☆ روزی کم ہو جانا۔
- ☆ دل میں صفائی نہ رہنا۔
- ☆ طاعت سے محروم رہنا۔
- ☆ عمر گھٹ جانا۔
- ☆ توبہ کی توفیق نہ ہونا۔
- ☆ عقل میں فتور ہو جانا۔
- ☆ پیداوار میں کمی ہونا۔
- ☆ شرم وحیا کا جاتا رہنا۔
- ☆ نعمتوں کا چھن جانا۔
- ☆ بلاؤں کا ہجوم ہو جانا۔
- ☆ اس پر شیطان کا مقرر ہو جانا۔
- ☆ دل کا پریشان رہنا۔
- ☆ مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا۔

(۱) مسلم شریف، باب في الحض على التوبة، والفرح بها، كتاب التوبة: ۳۵۴/۲.(۲) مسلم شریف، باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه كتاب الذكر والتوبة والدعاء: ۳۴۶/۲.

☆ اکثر کاموں میں مشکل پڑ جانا۔ ☆ خدا کی یاد سے وحشت ہو جانا۔

☆ فرشتوں کی دعا سے محروم رہنا۔

☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک ذلیل ہو جانا۔

☆ آدمیوں سے وحشت ہو جانا خاص کر نیک آدمیوں سے۔

☆ دل میں اور بعض دفعہ پورے بدن میں کمزوری ہو جانا۔

☆ کچھ دنوں میں گناہوں کی برائی دل سے جاتی رہنا۔

☆ دوسری مخلوق کو اس سے نقصان پہنچنا اور اس وجہ سے اس پر لعنت کرنا۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لعنت ہونا۔

☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بڑائی اس کے دل سے نکل جانا۔

☆ خدا کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مر جانا۔(۱)

عبادت اور نیکی کی وجہ سے دنیا کے فوائد

☆ روزی بڑھنا۔ ☆ طرح طرح کی برکت ہونا۔

☆ لطف کی زندگی ہونا۔ ☆ بارش ہونا۔

☆ ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا۔ ☆ سچی عزت و آبرو ملنا۔

☆ مرتبے بلند ہونا۔ ☆ مال بڑھنا۔

☆ دلی راحت و تسلی رہنا۔ ☆ آئندہ نسل میں نفع پہنچنا۔

☆ عمر بڑھنا۔ ☆ افلاس و فاقہ سے بچے رہنا۔

(۱) بہشتی زیور حصہ اول ص:۳۷۔

☆ دن بدن نعمت میں ترقی ہونا۔ ☆ تکلیف اور پریشانی دور ہوجانا۔

☆ تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔

☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا غصہ جاتا رہنا۔

☆ مرادوں کے پورا ہونے میں آسانی ہونا۔

☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا مہربان ومددگار رہنا۔

☆ فرشتوں کو حکم ہونا کہ اس کا دل مضبوط رکھو۔

☆ سب کے دلوں میں اس کی محبت کا ہوجانا۔

☆ قرآن کا اس کے حق میں شفا ہونا۔

☆ مال کا نقصان ہوتو اس کا اچھا بدلہ ملنا۔

☆ زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا۔

☆ مرتے وقت فرشتوں کا خوش خبری سنانا۔ (۱)

قرآن کریم میں جنت کی نعمتوں کا مختصر حال

جنت میں کیا کیا نعمتیں کس انداز کی ہوں گی اس کا تصور کرنے سے ہماری عقلیں عاجز ہیں، وہاں کی نعمتیں ایسی ہوں گی جو کسی کی آنکھ نے کبھی دیکھی نہیں اور کسی کے دل میں ان کا خواب وخیال بھی نہیں گذرا، آج جو ہمیں ان نعمتوں کے متعلق قرآن وحدیث میں بتایا جارہا ہے یہ درحقیقت شوق دلانے کا ذریعہ ہے ان بشارت آمیز حالات کو سن کر ہمارے دل میں جو تصورات پیدا ہوتے

(۱) بہشتی زیور حصہ اول ص: ۳۸۔

ہیں واقعہ یہ ہے کہ جنت کی نعمتیں ہمارے ان محدود تصورات سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہیں، اور ان کا اصل علم ان شاء اللہ انہیں دیکھ کر ہی ہوگا۔

قرآن کریم میں اہل جنت سے وعدہ کرتے ہوئے فرمایا گیا:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ، جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ.(۱)

''سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لیے خزانۂ غیب میں موجود ہے، یہ ان کو ان کے اعمال کا صلہ ملا ہے''۔

اور ایک جگہ ارشاد عالی ہے:

وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَاتَدَّعُوْنَ، نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ.(۲)

''اور تمہارے لیے وہاں ہے جو چاہے جی تمہارا، اور تمہارے لیے وہاں ہے جو کچھ مانگو مہمانی ہے اس بخشنے والے مہربان کی طرف سے''۔

علاوہ ازیں قرآن کریم میں جنت کی نعمتوں کا الگ الگ اجمالی تذکرہ بھی کیا گیا ہے، مثلاً بتایا گیا کہ:

جنت میں ایسے باغ ہوں گے جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔(۱)

جنت کے پھل ایسے ہوں گے کہ دیکھنے میں ایک جیسے ہوں گے مگر ہر پھل کے ذائقہ میں زمین آسمان کا فرق ہوگا۔(۲) اور انواع بھی الگ الگ ہوں گی، انار، کیلے، کھجور، انگور، الغرض ہر طرح کے پھل میسر ہوں گے۔

---

(۱) الٓم سجدة: ۱۷. (۲) حم السجدة: ۳۱.(۱) البقرة: ۲۵ وغيره. (۲) البقرة آيت: ۲۵

جنت کی حوریں اور اہل جنت کی بیویاں نہایت خوب صورت، ہم عمر، شرمیلی، صاف ستھری، پاکیزہ اور بھرپور جوانی والی ہوں گی۔ (۳)

جنت کے مکانات ومحلات نہایت ستھرے اور بارونق ہوں گے۔ (۴)

جنتی لوگ موتی اور سونے کے شاندار کنگن پہنے ہوئے ہوں گے (تاکہ اصل دولت مندی کا اظہار ہو سکے)۔ (۵)

جنت میں نہایت لذیذ سفید رنگ کی عمدہ شراب ملے گی جس کو پی کر نہ چکر آئیں گے نہ دماغ ماؤف ہوگا۔ (۶)

جنت میں خوبصورت لڑکے اہل جنت کی خاطر تواضع کے لیے سونے چاندی کی رکابیاں اور پیالے ادھر ادھر لے جاتے پھریں گے۔ (۷)

جنت میں پانی کی عمدہ نہریں ہیں جن کے پانی میں کسی قسم کی بو وغیرہ نہیں ہے۔ (۱)

اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا ذائقہ بالکل اصلی حالت میں رہتا ہے، دنیا کے دودھ کی طرح (وقت گذرنے سے) تبدیل نہیں ہوتا۔ (۲)

اور شہد کی ایسی نہریں جن کا جھاگ صاف کر کے اتارا جا چکا ہے یعنی بالکل نتھرا ہوا شہد ہے۔ (۳)

جنت میں حسب دلخواہ پرندوں کا گوشت میسر ہے۔ (۴)

جنت میں جابجا ترتیب کے ساتھ قالیچے اور مخمل کے فرش بچھے ہوئے ہیں۔ (۵)

---

(۳) البقرۃ ۲۵، آل عمران ۱۵، الصافات: ۴۸، الرحمن (۴) التوبۃ: ۷۲ الصف: ۱۲ (۵) الکہف ۳۱، الحج: ۲۳، فاطر ۳۳۔ (۶) الصافات: ۴۵ تا ۴۷ (۷) الزخرف: ۷۱

(۱) محمد: ۱۵۔ (۲) محمد: ۱۵۔ (۳) محمد: ۱۵۔ (۴) الواقعۃ: ۲۱۔ (۵) الغاشیۃ: ۱۳ تا ۱۶

احادیث طیبہ میں جنت کا بیان

احادیث شریفہ میں بھی بہت وضاحت کے ساتھ جنت کی لازوال نعمتوں کا مبارک تذکرہ فرمایا گیا ہے جن کے مطالعہ سے طبعی طور پر دل میں ان عظیم نعمتوں کا مستحق بننے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے، ایسی ہی چند احادیث کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت کی خوشبو ۵۰۰ سال کی مسافت سے آنے لگتی ہے۔ (۱)

جنت کے سو درجات ہیں اور ہر ایک دوسرے درجہ کے درمیان زمین وآسمان کے بقدر مسافت ہے۔ (۲)

جنت کی عمارتوں میں ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی کی لگی ہے، اور ان کا سمنٹ مشک ہے، اور ان کی کنکریوں کی جگہ ہیرے جواہرات ہیں اور مٹی زعفران کی ہے جو ان میں داخل ہو جائے گا وہ کبھی پریشان نہ ہوگا ہمیشہ مزے میں رہے گا، اور کبھی وہاں کسی کو موت نہ آئے گی، نہ کپڑے پرانے ہوں گے، اور نہ کبھی جوانی ختم ہوگی۔ (۳)

ایک جنتی کو ایسا خیمہ عطا ہوگا جو صرف ایک خول دار موتی سے بنا ہوگا جس کی لمبائی اور چوڑائی ساٹھ میل کے بقدر ہوگی، اور اس مومن کے متعدد گھر والے اس میں مقیم ہوں گے، اس خیمے کی وسعت کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (۴)

---

(۱) صحیح ابن حبان: ۹/۲۳۹، الترغیب: ۳/۲۷۰۔ (۲) بخاری شریف: ۱/۳۹۱، الترغیب: ۳/۲۸۱۔

(۳) مسند احمد: ۲/۳۰۵، الترغیب: ۳/۲۸۱۔ (۴) بخاری شریف: ۲/۷۲۳، مسلم: ۲/۳۸۰، الترغیب: ۳/۲۸۳۔

جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام ''کوثر'' ہے، اس نہر کے کنارے سونے کے ہیں، اور اس کی نالیوں میں میں ہیرے جواہرات بچھے ہوئے ہیں، اور اس کی مٹی مشک سے زیادہ معطر اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور اولے سے زیادہ سفید ہے۔(۱)

جنت میں ایک اتنا بڑا سایہ دار درخت ہے کہ اگر کوئی تیز رفتار گھوڑا سوار سو سال تک متواتر دوڑتا رہے پھر بھی اس درخت کے سایہ کو قطع نہ کر سکے گا۔(۲)

جنت کی عورتوں اور حوروں کے حسن و جمال کا عالم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی عورت دنیا میں جھانک بھی لے تو پوری زمین اس کی بے مثال خوشبو سے معطر اور اس کی روشنی اور چمک دمک سے منور ہو جائے اور اس عورت کی اوڑھنی کی قیمت تمام دنیا جہاں کی دولتوں سے بھی کہیں زیادہ ہے۔(۳)

جنت کی حوریں بہ یک وقت ستر بیش قیمت جوڑے پہنیں گی اور ان جوڑوں کے پہننے کے باوجود ان کی پنڈلیوں کی چمک دمک حتی کہ ان کی ہڈیوں کا گودا اوپر سے صاف جھلکتا ہوگا جو ان کے نہایت حسن و جمال اور لطافت کی علامت ہوگا۔(۴)

جنت کی حوریں اپنے شوہروں کو نہایت شاندار انداز میں مسحور کن آواز میں گانے سنائیں گی اور حمد و ثنا اور شکر کے اشعار اپنی خوب صورت آواز میں پڑھا کریں گی۔(۵)

---

(۱) ترمذی شریف: ۲/۷۴، ۱، الترغیب: ۴/۲۸۵. (۲) بخاری: ۲/۲۴/۷، مسلم: ۲/۳۷۸، مسند احمد: ۲/۲۵۷، الترغیب: ۴/۲۸۷.

(۳) بخاری شریف: ۱/۳۹۲، الترغیب: ۴/۲۹۵. (۴) الترغیب: ۴/۲۹۷.(۵) الترغیب: ۴/۳۰۰.

جنت میں ایک عظیم بازار ہوگا جہاں جنتی ہر ہفتہ جایا کریں گے، وہاں شمال کی طرف سے ایسی ہوائیں چلتی ہوں گی جن کی وجہ سے ان جنتیوں کے حسن وجمال میں بے حد اضافہ ہو جائے گا، چناں چہ جب وہ اپنے گھروں کو لوٹیں گے تو ان کی بیویاں کہیں گی کہ آپ کے بازار جانے سے آپ کے حسن وجمال میں واقعی اضافہ ہو گیا ہے، یہ سن کر وہ جنتی اپنی بیویوں کے بارے میں بھی یہی جملہ کہیں گے۔(۱)

جنت میں ہر شخص کو دنیا کے سو مردوں کے برابر کھانے پینے اور جماع کی طاقت عطا ہوگی، اور سب کی عمریں ۳۳ سال کے جوان کے بقدر ہمیشہ رہیں گی۔(۲)

کم سے کم تر درجہ کے جنتی کو جنت میں اسّی ہزار خدام اور بہتّر بیویاں عطا ہوں گی۔(۳)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان لازوال نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین

قرآن کریم میں جہنم کا ذکر

اس کے بالمقابل کفار اور بدعمل لوگوں کو سزا دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جہنم بنائی ہے جس کی سزائیں اور ہولناکیاں ناقابل بیان ہیں، قرآن کریم میں جگہ جگہ جہنم کی سختیوں کو ذکر کر کے اس سے ڈرایا گیا ہے، اس سلسلہ کی بعض

(۱) مسلم: ۲/۳۷۹، الترغیب: ۴/۲۰. (۲) کتاب العاقبہ: ۲۸۲، ۲۸۳.
(۳) کتاب العاقبہ: ۲۸۴.

آیات کا خلاصہ ذیل میں درج ہے:

جہنم کی آگ کو دہکانے کے لیے ایندھن کے طور پر انسان اور پتھر استعمال ہوں گے۔ (۱)

کافروں کی کھال جب جہنم کی آگ سے جل جائے گی تو فوراً دوسری نئی کھال ان پر چڑھادی جائے گی۔ (تا کہ برابر شدید تکلیف کا احساس ہوتا رہے)۔ (۲)

آگ ہی جہنمیوں کا اوڑھنا بچھونا ہوگی۔ (۳)

جہنمیوں کو (پانی کے بجائے سڑا ہوا) پیپ پلایا جائے گا، جسے انہیں زبردستی پینا پڑے گا۔ (۴)

جہنمیوں کا لباس گندھک کا ہوگا (جس میں آگ جلدی لگتی ہے)۔ (۵)

جہنمیوں کی (شدت عذاب سے) ایسی دہاڑ اور چیخ وپکار ہوگی کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دے گی۔ (۶)

جہنمیوں پر نہایت کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا وہ پانی جب بدن کے اندر پہنچے گا تو پیٹ کی انتڑی اوجھڑی سب گلا کر نکال دے گا، اور کھال بھی گل پڑے گی اور اوپر سے لوہے کے ہتھوڑے سے پٹائی ہوتی رہے گی، بہت کوشش کریں گے کہ کسی طرح جہنم سے نکل بھاگیں مگر فرشتے پٹائی کر کے پھر انھیں جہنم میں ڈھکیلتے رہیں گے۔ (۷)

ہر طرف سے آگ میں جلنے کی وجہ سے جہنمیوں کی صورتیں بگڑ جائیں گی۔ (۸)

(۱) البقرۃ: ۲۴، التحریم: ۶۔ (۲) النساء: ۵۶۔ (۳) الاعراف: ۴۱۔ (۴) ابراھیم: ۱۶، ۱۷۔
(۵) ابراھیم: ۵۰۔ (۶) ھود: ۱۰۶، انبیاء: ۱۰۰۔ (۷) الحج: ۱۹، ۲۲۔ (۸) المؤمنون: ۱۰۴۔

جہنمیوں کو سینڈھے (زقوم) کا درخت کھلایا جائے گا جو جہنم کی پیداوار ہوگا، جو شیطان نما نہایت بدصورت ہوگا جسے دیکھ کر بھی کراہت آئے گی اسی سے وہ پیٹ بھریں گے، اوراوپر سے جب پیاس لگے گی تو سخت ترین کھولتا ہوا پانی اور پیپ پلایا جائے گا۔ (۱)

جہنمیوں کی گردن میں طوق پڑے ہوں گے اور پیروں میں بیڑیاں پڑی ہوں گی اور (مجرموں کی طرح) انہیں گھسیٹ کر کھولتے پانی میں ڈال دیا جائے گا پھر کبھی آگ میں دھونکا یا جائے گا۔ (۲) کافروں کو ستر گز لمبی زنجیریں جکڑ کر لایا جائے گا۔ (۳)

جہنم کے پہرے پر نہایت زبردست قوت والے اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی تعمیل میں ذرہ برابر بھی کوتاہی نہیں کرتے (یعنی نہ وہ جہنمی پر رحم کھائیں گے اور نہ انہیں چکمہ دے کر کوئی جہنمی نکل سکے گا)۔ (۴)

احادیث شریفہ میں جہنم کی ہولناکیوں کا بیان

اسی طرح آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث طیبہ میں نہایت تفصیل اور وضاحت کے ساتھ جہنم اور اس کے ہولناک عذابوں سے امت کو متنبہ فرمایا ہے، چند احادیث کا خلاصہ ذیل میں درج ہے:

جہنم کی آگ دنیا کی آک کے مقابلہ میں ٦٩ گنا زیادہ جلانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ (۵)

(۱) الصفت: ۶۲، ۶۷، الدخان: ۴۳، ۴۸. (۲) غافر: ۷۱، ۷۲. (۳) الحاقہ: ۳۰. (۴) التحریم: ۶. (۲) مسلم: ۲/۲۸۱. (۵) ترمذی: ۲/۸۶.

جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک دہکایا گیا جس کی وجہ سے وہ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا جس کی بنا پر وہ جلتے جلتے سفید ہوگئی، اس کے بعد پھر ایک ہزار سال دہکایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی، چناں چہ اب وہ نہایت اندھیری اور سیاہی کے ساتھ دہک رہی ہے۔(۱)

جہنمیوں کی غذا ''زقوم'' (سینڈھا) اتنی بدبودار ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ بھی دنیا میں اتار دیا جائے تو تمام دنیا والوں کا بدبو کی وجہ سے یہاں رہنا دوبھر ہوجائے، تو اندازہ لگایئے کہ جس کی غذا ہی یہ ہوگی اس کا کیا حال ہوگا۔(۲)

جہنمیوں کو پلایا جانے والا ''غساق'' (زخموں کا دھوون) اتنا سخت بدبودار ہے کہ اس کا اگر صرف ایک ڈول بھی دنیا میں ڈال دیا جائے تو ساری دنیا اس کی بدبو سے سڑ جائے گی۔(۳)

جہنمیوں کو پلایا جانے والا پانی اس قدر سخت گرم ہوگا کہ اس کو منہ سے قریب کرتے ہی چہرہ بالکل جھلس جائے گا حتی کہ گرمی کی شدت سے اس کے سر کی کھال تک پگھل جائے گی، پھر جب وہ جہنمی اس بدبودار اور گرم ترین پانی بادل ناخواستہ پیئے گا تو وہ اس کی سب انتڑیاں کاٹ کر پیچھے کے راستے سے باہر نکال دے گا۔ اعاذنا اللّٰہ منہ.(۴)

جہنم کی لپٹوں سے جہنمی کا چہرہ اس طرح جھلس جائے گا کہ اوپر کا ہونٹ آدھے سر تک سمٹ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ اس کی ناف تک سکڑ جائے گا۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ.(۵)

---

(۱) ترمذی شریف: ۸۶/۲، ابن حبان: ۲۷۸/۹. (۲) ترمذی: ۸۶/۲.
(۳) ترمذی شریف: ۸۵/۲. (۴) ترمذی شریف: ۱۵۱/۲. (۵) مسلم شریف: ۳۸۲/۲.

کافر جہنمی کی ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی ۳ دن کے مسافت کے بقدر ہو جائے گی (تاکہ بدن بڑا ہونے سے تکلیف میں مزید اضافہ ہوسکے)۔(۱)

ایک روایت میں ہے کہ کافر کی کھال کی موٹائی ۴۲ ہاتھ کی ہوگی، اور ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی، اور ایک کافر کے بیٹھنے کی جگہ اتنی وسیع ہوگی جیسے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی مسافت ہے (تقریباً ۴۵۰ کلومیٹر)۔(۲)

کافر کی زبان جہنم میں ایک فرسخ اور دو فرسخ کے بقدر باہر نکال دی جائے گی حتی کہ دیگر جہنمی اس پر چلا کریں گے۔(۳)

جہنم کے اژدھے اونٹ کی گردن کے برابر موٹے ہوں گے اور اتنے سخت زہریلے ہوں گے کہ ڈسنے کے بعد ان کے زہر کی ٹیسیں ستّر (۷۰) سال تک اٹھتی رہیں گی، اور جہنم کے بچھو خچروں کے برابر ہوں گے، جن کے ڈسنے کی ٹیس چالیس (۴۰) سال تک محسوس ہوگی۔(۴)

جہنمیوں پر رونے کی حالت طاری کردی جائے گی پس روتے روتے ان کے آنسو خشک ہو جائیں گے تو پھر وہ خون کے آنسو اس قدر روئیں گے کہ ان کے چہروں میں (اتنے بڑے بڑے) گڑھے ہو جائیں گے کہ اگر ان میں کشتیاں چلائی جائیں تو وہ بھی چلنے لگیں۔(۵)

جہنم میں سب سے کم تر عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے جوتے میں جہنم

---

(۱) ترمذی شریف: ۲/۸۵. (۵) ترمذی شریف: ۲/۸۵.(۲) مسند احمد: ۳/۱۹۱، الترغیب والترھیب: ۴/۲۵۸. (۳) سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب: ۳۸، حدیث: ۴۳۲۲، ص: ۹۸۳، الترغیب والترھیب: ۴/۲۷۰.

کے انگارے رکھ دیے جائیں گے جن کی گرمی سے اس کا دماغ ایسے کھولے گا جیسے دیگچی میں آگ پر پانی کھولتا ہے، اور وہ سمجھے گا کہ مجھ سے زیادہ سخت عذاب میں کوئی نہیں ہے حالاں کہ وہ سب سے کم تر عذاب والا ہوگا۔[1]

جہنم میں داخلہ کے بعد سب سے پہلے جہنمیوں کو زہریلے سانپوں کے زہر پر مشتمل ایک مشروب پینے کو ملے گا جس کے زہر کی شدت اس قدر زیادہ ہوگی کہ اس کو منہ سے قریب کرتے ہی اس کا گوشت اور ہڈیاں تتر بتر ہو جائیں گی۔[2]

اس لیے ہمیں اللہ کے عذاب سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے اور ہمیشہ اس کی فکر رہنی چاہیے کہ ہم اپنی بد عملی کی وجہ سے خدانخواستہ مستحق عذاب نہ ہو جائیں، اللہ تعالیٰ پوری امت کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آمین

(۱) بخاری شریف: ۲/۹۷۱، الترغیب والترهيب: ۴/۲۶۶. (۲) مصنف ابن ابی شیبه: ۷/۴۲.

شاہدِ قدرت

قرآں کے سپاروں میں احساں کے اشاروں میں
ایماں کے سنواروں میں معصوم پیاروں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے
صدیقؓ کی شفقت میں فاروقؓ کی سطوت میں
عثمانؓ کی عفت میں کرارؓ کی ہیبت میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے
احمدؒ کی روایت میں مالکؒ کی درایت میں!
سفیانؒ کی ثقاہت میں نعمانؒ کی فقاہت میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے
ماثور دعاؤں میں منثور ثناؤں میں
مامور ہواؤں میں مسحور فضاؤں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے
خورشید کے تاروں میں راتوں کے ستاروں میں
آنکھوں کے خماروں میں یاروں کے نظاروں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

برکھا کی پھواروں میں — ساون کی بہاروں میں
پودوں کی قطاروں میں — کوئل کی پکاروں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ہر قطرۂ باراں میں — ہر ذرۂ تاباں میں
ہر برگِ گلستاں میں — ہر روئے درخشاں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

گلزار میں خاروں میں — کہسار میں غاروں میں
گنبد میں، مناروں میں — خلوت میں ہزاروں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

عطار میں جامی میں — رومی میں حسامی میں
خسرو میں نظامی میں — سعدی میں سنامی میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

تکبیرِ بلالی میں — شمشیرِ ہلالی میں!
تعمیرِ عوالی میں — تنویرِ معالی میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

قاری کی تلاوت میں　　قاضی کی عدالت میں
مفتی کی دیانت میں　　غازی کی شہادت میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

زاہد کی رداؤں میں　　عابد کی صداؤں میں
ساجد کی نداؤں میں　　شاہد کی اداؤں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

خالدؓ کی شجاعت میں　　حاتم کی سخاوت میں
سحباں کی بلاغت میں　　مجنوں کی نقاہت میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

محفل کے چراغوں میں　　انگور کے باغوں میں!
سرشار دماغوں میں　　ہر قلب کے داغوں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

لیلٰی کی ملاحت میں　　شیریں کی صباحت میں
نغمہ کی نزاکت میں　　سعدیٰ کی نظافت میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

سینا کے پہاڑوں میں چینا کے اکھاڑوں میں
قینہ کے بگاڑوں میں نینا کے پچھاڑوں میں!

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

پرجوش شرابوں میں! پرسوز کبابوں میں
پر رنگ گلابوں میں پرکیف حبابوں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ہر لحنِ حجازی میں ہر نقشِ مجازی میں
ہر حسن طرازی میں ہر عشق نوازی میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

دل دوز نگاہوں میں دلسوز کراہوں میں
بے تاب تباہوں میں مہجور کی آہوں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

صحرا کی غزالوں میں دریا کے اچھالوں میں
بطحاء کے نرالوں میں طیبہ کے اجالوں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

گنگوہ کے رہبر میں — اجمیر کے دلبر میں
سرہند کے [illegible] میں — کشمیر کے انور میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

برہاں میں کبیری میں — میزاں میں اثیری میں
وحلاں میں جریری میں — شاداں میں دبیری میں!

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

اوضاعِ سریری میں — اشجاعِ حریری میں
اشعارِ نظیری میں — افکارِ نصیری میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

سلمہؓ میں فرازیؓ میں — عُروہؓ میں غفاریؓ میں
مسلم میں بخاری میں — سالم میں بہاری میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

استاذ کے ہنٹر میں — صیاد کے منتر میں
فصّاد کے نشتر میں — جلّاد کے خنجر میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

صندل میں چنبیلی میں عطار میں تیلی میں
پھاٹک میں حویلی میں میرٹھ میں بریلی میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے
دہلی کے رنگیلوں میں لکھنؤ کے چھبیلوں میں!
کوکن کے نشیلوں میں سورت کے رسیلوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے
بنگال کے بالوں میں لبنان کے لالوں میں
سوڈان کے کالوں میں گجرات کے گالوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے
بچپن میں جوانی میں شاہی میں شبانی میں
آزاد بیانی میں پابندِ زبانی میں!
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے
زلفوں کی اسیری میں ماتھے کی لکیری میں
ثروت میں فقیری میں حلوے میں خمیری میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

تسبیح کے دانوں میں ترجیل کے شانوں میں
سجدے کے نشانوں میں خاموش فسانوں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

تعبیر منامی میں تعطیر انامی میں
تفسیر تعامی میں تقریر کلامی میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

یونسؑ کے سفینے میں منصور کے سینے میں
خاتم میں نگینے میں طائف میں مدینے میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

محراب میں منبر میں میزاب میں فلٹر میں
کمخواب میں کھدر میں سیماب میں سلور میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

شمشاد میں سوسن میں آزاد میں ٹنڈن میں
ننھیال میں لندن میں سسرال میں سمدھن میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ہر ماہ کے مہماں میں ہر قلب کے ارماں میں
ہر درد کے درماں میں ہر شاہ کے فرماں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

لبیک صباحی میں — منحر کی اضاحی میں
چھاگل میں صراحی میں — مرکز میں نواحی میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

روزوں میں نمازوں میں — عیدوں میں جنازوں میں
ریلوں میں جہازوں میں — نازوں میں نیازوں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ذاکر میں مراقب میں — زائر میں مصاحب میں
ناظر میں محاسب میں — غافر میں معاقب میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

اذکارِ نواوی میں — آثارِ سخاوی میں
اسرارِ مناوی میں — انظارِ طحاوی میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ناشر

لجنۃ المؤلفین دیوبند

Rs. 70/-